السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ریل گاڑی میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نا جائز؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ریل گاڑی کی کوئی تخصیص نہیں، عام سواری جو اپنے قبضہ اور قدرت کی ہو نفل نماز پڑھنی جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر حسب ضرورت پڑھ لیا کرتے تھے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

اور جو سواری اپنے قبضہ وقدرت کی نہ ہو اس پر فرض اور نفل دونوں پڑھنے جائز اور درست ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ''اللہ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلدِّينُ يُسْرٌ'' کہ دین میں آسانی ہے۔ نیز فرمایا: حَيْثُ أَدْرَكْتَ الصَّلٰوة فَصَلِّ۔

امام شمس الحق الدیانوی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ التعلیق المغنی میں درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ، قَالَ: «صَلِّ قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کشتی میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو ہاں اگر غرق ہونے کا خوف ہو تو پھر بیٹھ کر پڑھ لو۔

حضرت جابر بن عبداللہ، ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے کشتی میں با جماعت کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ثابت ہے۔ سنن سعید بن منصور آخر میں فرماتے ہیں وفيه دليل علىٰ صحة الصلوة على المركب يقال له فى الهندية ''ریل (وبه افتى شيخنا المحدث الأجل السيد نذير حسين الدهلوى۔ (التعلیق المغنی ج ا ص ۳۹۶

کہ یہ حدیث ریل گاڑی میں نماز کے جواز کی دلیل ہے۔

(سید نذیر حسین محدث رحمہ اللہ دہلوی کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ (ملاحظہ: فتاویٰ نذیریہ ج ا ص ۵۵۹ کتاب الصلوۃ ج ا عون المعبود

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ محمدیہ

**ج1ص555**

**محدث فتویٰ**